دل کی بات　　　مدیر

زرداری، نواز ملاقات اور ملک کے بدترین حالات

26/ اکتوبر کو صدر آصف علی زرداری اور مسلم لیگ کے قائد نواز شریف کی ایوانِ صدر میں ملاقات کا ایجنڈا کیا تھا؟ یہ ملاقات کس کے ایماء پر ہوئی اور دو بڑی سیاسی جماعتوں کے قائدین کے درمیان کیا معاملات طے ہوئے؟ یہ راز تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہی منکشف ہوگا لیکن الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے جو معلومات فراہم کی ہیں اُن کے مطابق دونوں رہنماؤں میں یہ طے پایا ہے کہ:

(1) 58۔ٹو،بی اور سترہویں ترمیم کو جلد ختم کر دیا جائے گا اور صدارتی اختیارات کم کر کے توازن قائم کیا جائے گا۔

(2) آئین میں غیر جمہوری ترامیم ختم کر دی جائیں گی۔

(3) این آر او پر نواز شریف نرم رویہ اختیار کریں گے۔

(4) کیری لوگر بل پر اسمبلی میں بحث نہیں ہوگی۔

(5) نواز شریف موجودہ حکومت گرانے کی کسی سازش کا حصہ نہیں بنیں گے۔

ان معاملات پر زبانی وعدے ہوئے اور صدر زرداری نے حسبِ سابق اپنے وعدے پورے کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ ان امور کی انجام دہی کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی۔ اس ملاقات میں نواز شریف بار بار صدر زرداری کو میثاقِ جمہوریت (لندن) اور معاہدۂ مری پر عمل درآمد کے لیے زور دیتے رہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ زرداری اور نواز شریف کے درمیان طویل وقفے کے بعد ہونے والی یہ ملاقات ترک وزیر اعظم طیب اردگان اور جان کیری کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہی دنوں ترک وزیر اعظم نے سینٹ اور قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے بھی خطاب کیا اور ساتھ ہی امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن دو دن کے لیے پاکستان پہنچ گئیں۔

صدر زرداری نے نواز شریف کے کھانے کے لیے سندھ سے خصوصی طور پر تیتر منگوائے اور سری پائے بھی کھلائے جبکہ قوم آٹے اور چینی کو ترس رہی ہے۔

سیاست بے ضیافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
ڈنر چالو رہیں جس میں سیاست اس کو کہتے ہیں

پاکستان میں سیاست دانوں کے درمیان اتفاق رائے اور وعدے پورے کرنے کی یقین دہانیاں ''معمول کی مشقیں'' ہیں۔ جن معاملات پر اتفاق رائے ہوا ہے، وہ ہوا نہیں کرایا گیا ہے۔ جس طرح پرویز مشرف اور بے نظیر کے

درمیان این آر او پر اتفاق کرایا گیا۔ اب کیری لوگر بل پر بحث کے خاتمے پر بھی اتفاق کرا دیا گیا ہے۔

اس وقت ملک جن پریشان کن اور خطرناک حالات سے دوچار ہے یقیناً اس کے ذمہ دار موجودہ حکمران ہی ہیں۔ جی ایچ کیو، لاہور کے تین پولیس اسٹیشنوں اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں دہشت گردوں کے حملے اور بم دھماکے دیکھ کر لگتا ہے کہ ملک میں کوئی حکومت نہیں۔ سوات آپریشن کے بعد اب وزیرستان آپریشن شروع ہے۔ حکمرانوں کا کہنا ہے کہ دہشت گرد سوات سے نکل کر وزیرستان پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو وہ پورے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ لاہور، کوئٹہ، کراچی اور پشاور میں تسلسل کے ساتھ ہونے والے دہشت گردی کے واقعات، خودکش دھماکے اور ٹارگٹ کلنگ اس کا بین ثبوت ہیں۔ پشاور کے مینا بازار میں حالیہ دھماکے میں سو بے گناہ عورتوں، بچوں اور جوانوں کا جاں بحق ہونا ہیلری کلنٹن کے حالیہ دورۂ پاکستان کا شاخسانہ معلوم ہوتا ہے۔ حکومت کہاں کہاں آپریشن کرے گی؟ وطن عزیز ایک ناکام ریاست کا منظر پیش کر رہا ہے اور یہی عالمی استعمار کا ہدف اور سازش ہے۔ سہالہ پولیس سنٹر میں امریکن مسلح فورسز کے سنٹر کا قیام، اسلام آباد اور کراچی میں امریکن سفارت خانوں کی توسیع کے لیے زمینوں کی خریداری کے بعد اب لاہور میں امریکن قونصلیٹ کے لیے عمارتوں اور زمین خریدنے کی کوششیں، عالمی دہشت گرد مسلح امریکی فورس ”بلیک واٹر“ کی سرگرمیاں پاکستان میں دس ہزار امریکیوں کی موجودگی یہاں امریکیوں کے طویل قیام کی منصوبہ بند سازش نہیں تو اور کیا ہے؟

ادھر گزشتہ دنوں اسلام آباد میں اہم سرکاری وغیر سرکاری عمارتوں کی تصاویر بنانے والے چار مسلح امریکی باشندے گرفتار ہوئے لیکن ڈیڑھ گھنٹے بعد رہا کر دیئے گئے۔ اخباری خبر کے مطابق یہ امریکی افراد افغان باشندوں کے روپ میں تھے۔ ان کی گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں بھی جعلی تھیں۔ ان سے رائفلیں، پستول اور دیگر اسلحہ کے ساتھ دستی بم بھی برآمد ہوئے۔ دفاعی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ بدنام زمانہ دہشت گرد امریکی تنظیم بلیک واٹر نے پاکستان میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ امریکہ نے موجودہ حکمرانوں کو پابند کر دیا ہے کہ وہ کسی امریکی کو پاکستان میں چیک نہیں کر سکتے۔ سیاسی قیادت محلاتی سازشوں میں مصروف ہے اور عوام سے اس کا کوئی رابطہ نہیں۔ ہماری دیانت دارانہ رائے ہے کہ موجودہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں اور سیاست دانوں پر عائد ہوتی ہے۔ حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں اس کے ذمہ دار ہیں۔ ورنہ نواز شریف باہر نکلیں، عوام میں آئیں اور ملک کو بچائیں۔ نواز شریف، آئین میں غیر جمہوری ترامیم کے خاتمے کی بات تو کرتے ہیں انھیں اسلامی قوانین خصوصاً توہین رسالت ایکٹ اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ کے تحفظ کی بھی بات کرنی چاہیے۔ عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ بم دھماکوں، خودکش حملوں اور ٹارگٹ کلنگ نے ہر شہری کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ قومی قیادت کے دعوے دار کب قوم کی رہنمائی کریں گے اور ملک کو مسائل کے بھنور سے نکالیں گے؟

☆☆☆